2دسمبر،2011

نئے مائیکروفائنانس اسٹراٹیجک فریم ورک سے پاکستان میں مالیاتی خدمات کی فراہمی کا دائرہ وسیع ہوگا، یاسین انور

اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے گورنر جناب یاسین انور نے کہا ہے کہ مرکزی بینک نے اپنے نئے مائیکروفائنانس اسٹراٹیجک فریم ورک 15-2011 میں مائیکرو فائنانس کے شعبے کی پائیدار نمو کے لئے ایک تفصیلی حکمت عملی فراہم کردی ہے جس سے ملک میں غریب طبقے کی ترقی کو فروغ ملے گا۔

آج صبح کراچی کے ایک مقامی ہوٹل میں پانچویں پاکستان مائیکروفائنانس کنٹری فورم سے اپنے افتتاحی خطاب میں انہوں نے کہا کہ حکمت عملی کے موثر ہونے اور اس کی کامیابی کا انحصار مائیکروفائنانس اداروں کی فعال نمو پر ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ اسٹیٹ بینک آف پاکستان اس صنعت کو جو پاکستان بھر میں مالیاتی خدمات کو وسعت دینے میں کلیدی کردار ادا کرے گی، فروغ دینے کے لئے تمام اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ مل کر کام کرتا رہے گا۔

انہوں نے کہا کہ اسٹیٹ بینک کا کردار بینکاری انفرااسٹرکچر وضع کرنا، کامیاب عالمی پریکٹسز کی حوصلہ افزائی کرنا اور مائیکروفائنانس بینکوں کو قابل عمل کاروباری ماڈلز وضع کرنے میں سہولت فراہم کرنے کے لئے ریگولیٹری اور سپروائزری طریقہ کار فراہم کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسٹیٹ بینک قرضوں میں بہتری (up-scaling) اور مائیکرو فائنانس کی نموکی جغرافیائی تقسیم کی تشخیص کے لئے رپورٹنگ اسٹرکچر وضع کرنے کے لئے مائیکروفائنانس بینکوں کو ریگولیٹری گائیڈ لائنز جاری کرے گا۔

جناب یاسین انور نے کہا کہ پاکستان میں مائیکروفائنانس کی کامیابی کا عالمی سطح پر اعتراف کیا گیا ہے۔ برطانیہ کے دی اکنامسٹ میگزین کے خودمختار دی اکنامک انٹیلی جنس یونٹ نے 2010 اور 2011 میں ہمارے مائیکروفائنانس ریگولیٹری فریم ورک کو عالمی سطح پر سرفہرست قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مائیکروفائنانس کا ارتقا مختلف مشکلات کے باوجود اب تک مثبت رہا ہے اور اس وقت پاکستان میں 9 مائیکروفائنانس بینک کام کر رہے ہیں۔

اسٹیٹ بینک کے گورنر نے کہا کہ موبائل فون بینکنگ میں حالیہ ترقی بہت حوصلہ افزاء ہے۔ ایجنٹس اور موبائل فون چینلز کے ذریعے مائیکروفائنانس کے ریٹیل نیٹ ورک میں نمایاں توسیع ہوئی ہے اور صرف دو برس کے عرصے کے دوران برانچ لیس بینکنگ آؤٹ لٹس کی تعداد اب تقریباً 18 ہزار ہوگئی ہے جو 10 ہزار روایتی بینک شاخوں سے بہت زیادہ ہے۔

انہوں نے کہا کہ دو معروف برانچ لیس بینکنگ ماڈلز ایزی پیسہ اور اومنی کا مجموعی یومیہ ٹرانزیکشن والیوم اوسطاً 175,000 سے زیادہ ہے، جن کا اوسط حجم 3,700 روپے ہے۔ ورلڈ بینک۔ سی جی اے پی اسٹڈی کے مطابق ٹرانزیکشن کے چھوٹے حجم سے غریب اور بینکاری خدمات سے محروم افراد کی مالیاتی خدمات تک رسائی میں اضافے کی عکاسی ہوتی ہے۔ یوں اس پیش رفت کو مالیاتی خدمات کا دائرہ وسیع کرنے کے ضمن میں ایک اہم سنگ میل کی حیثیت حاصل ہے۔

جناب یاسین انور نے پاکستان میں مائیکروفائنانس کی ترقی میں یوکے ایڈ اور ایشیائی ترقیاتی بینک کے کردار کو سراہا اور کہا کہ ان امدادی اداروں کے تعاون سے شروع کئے گئے پروگرامز کے تحت اسٹیٹ بینک آف پاکستان متعدد اقدامات کر رہا ہے۔

انہوں نے کہا کہ 10 ملین برطانوی پاؤنڈ کے اداروں کو مستحکم بنانے کے فنڈ (Institutional Strengthening Fund) جس کا اجراء دسمبر 2008 میں ہوا، کا مقصد مائیکروفائنانس بینکوں/مائیکروفائنانس اداروں کو مستحکم بنانا اور ان کی افرادی قوت میں بہتری لانا ہے تاکہ مائیکروفائنانس کی خدمات کی سطح میں وسعت لائی جا سکے۔ اس فنڈ کے تحت اب تک مائیکروفائنانس فراہم کرنے والے 11 اداروں جن میں اعلیٰ اور اوسط درجے کے مائیکروفائنانس بینک اور مائیکروفائنانس ادارے شامل ہیں، کے لئے 522 ملین روپے کی منظوری دی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ انتظامات کے تحت یہ فنڈ ایچ آر، آئی ٹی، پروڈکٹ ڈیولپمنٹ، رسک مینجمنٹ سسٹمز، بزنس پلانز اور برانچ لیس بینکنگ ڈیولپمنٹ میں سرمایہ کاری کے لئے 15 منصوبوں کو تعاون فراہم کرے گا۔

اس فنڈ کے تحت لاہور میں پائلٹ مائیکروفائنانس کریڈٹ انفارمیشن بیورو (MCIB) کی آزمائش جیسے صنعتی انفرااسٹرکچر کو ترقی دینے کے کام اور تحقیق کے لئے مائیکرو فائنانس نیٹ ورک (پی ایم این) کو فنڈنگ سپورٹ بھی فراہم کی گئی۔ مستقبل میں اس فنڈ کے تحت اس بات کا جائزہ لیا جائے گا کہ کریڈٹ انفارمیشن بیورو کو قومی سطح تک لانے جیسے امور کے لئے مزید تعاون کس طرح کیا جا سکتا ہے۔

اسٹیٹ بینک کے گورنر نے کہا کہ اسٹیٹ بینک کی جانب سے مائیکرو فنانس فراہم کرنے والے اداروں کے لئے کمرشل بینکوں کو جزوی ضمانتوں کے ذریعے ہول سیل کمرشل فنڈنگ کا اہتمام کرنے کے لئے 10 ملین برطانوی پاؤنڈ کی مائیکرو فنانس کریڈٹ گارنٹی فیسلٹی (MCGF) کا اجراء دسمبر 2008 میں کیا گیا۔ اس سہولت کے تحت اب تک مائیکرو فنانس فراہم کرنے والے چار اداروں کے لئے 3225.0 ملین روپے کی کمرشل فنڈنگ کا اہتمام کیا گیا ہے جو تقریباً 2 لاکھ نئے چھوٹے قرض گیروں کو دینے کے لئے ہے۔

انہوں نے کہا کہ مستقبل میں اس سہولت کے تحت غیر بینک ذرائع سے تجارتی قرض کے حصول کا مقصد حاصل کیا جائے گا جس سے مائیکرو فنانس فراہم کرنے والے اداروں کے لئے تجارتی سرمائے کے ذرائع کو متنوع بنایا جاسکے گا۔ انہوں نے کہا کہ اس سہولت سے مائیکرو فنانس فراہم کرنے والے اداروں کے لئے راہ ہموار ہوگی اور مستقل بنیاد پر فنڈنگ کی بعض رکاوٹیں ختم ہوں گی۔

انہوں نے کہا کہ اسی طرح مالیاتی خدمات کی بڑھتی ہوئی طلب کو پورا کرنے کے لئے نئی راہیں ہموار کرنے اور اس ضمن میں مزید فعال ہونے کے لئے تنوع، نئی مارکیٹوں کی آزمائش، ڈیلیوری کی لاگت میں کمی اور بہتر نظام اور طریقہ کار کے لئے اسٹیٹ بینک کی جانب سے مئی 2011 میں 10 ملین برطانوی پاؤنڈ کے فنانشل انوویشن چیلنج فنڈ (FICF) کا اجراء کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ بینکوں، سرکاری شعبے کے اداروں، مائیکرو فنانس اداروں، گورنمنٹ ایجنسیز، پنشن فنڈز اور تعلیمی اداروں کو مدعو کیا گیا کہ وہ برانچ لیس بینکنگ آؤٹ لٹس میں بینک اکاؤنٹس کے ذریعے G2P پیمنٹس کے فروغ اور G2P پیمنٹس سے مستفید ہونے والوں کے لئے دیگر مالیاتی خدمات کی فراہمی کے لئے رجوع کریں۔ اس سلسلے میں ان اداروں کی طرف سے متعدد درخواستیں موصول ہوئی ہیں، جن کا G2P پیمنٹس چیلنج کے پہلے مرحلے کے لئے جائزہ لیا جارہا ہے۔

جناب یاسین انور نے کہا کہ اسٹیٹ بینک نے نجی شعبے کے ساتھ امپلیمنٹنگ پارٹنر کی حیثیت سے ایک پائلٹ فنانشل لٹریسی پروگرام (FLP) شروع کیا ہے۔ یہ قومی سطح پر عوام میں فنانشل لٹریسی کو فروغ دینے کے لئے اپنی نوعیت کا پہلا پروگرام ہے۔ اس کے تحت ٹی وی چینلز، علاقائی ریڈیو، پرنٹ میڈیا اور موبائل نیٹ ورک آپریٹرز کے ذریعے معلومات فراہم کی جائیں گی۔

انہوں نے کہا کہ علاوہ ازیں استفادہ کنندگان تک رسائی کے لئے فیلڈ ٹریننگ اور اسٹریٹ تھیٹرز کو بھی استعمال کیا جائے گا۔ پروگرام کے تحت بجٹ سازی، سیونگز، ڈیٹ مینجمنٹ، فنانشل پروڈکٹس اور برانچ لیس بینکنگ جیسے بنیادی مالیاتی تصورات کے بارے میں معلومات فراہم کی جائیں گی۔ آزمائشی مرحلے میں جس میں کم آمدنی والے طبقے پر زیادہ توجہ دی جائے گی، 50 ہزار استفادہ کنندگان کو معلومات فراہم کرنے کا ہدف حاصل کیا جائے گا۔ آزمائشی مرحلے کی تکمیل کے بعد اس کے اثرات کی تشخیص کی جائے گی اور سامنے آنے والے نتائج اور سفارشات کی بنیاد پر پروگرام کو قومی سطح تک وسعت دی جائے گی۔

اسٹیٹ بینک کے گورنر نے کہا کہ مائیکرو فنانس انڈسٹری میں گو کہ ابتدائی کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں، لیکن اب بھی مالیاتی خدمات سے محروم طبقے کو مالیاتی خدمات تک رسائی فراہم کرنے کی وسیع گنجائش موجود ہے۔ اس وقت صرف 2 ملین قرض گیروں کی مائیکرو فنانس تک رسائی ہے جبکہ ٹارگٹ مارکیٹ کے حجم کا اندازہ 25 سے 30 ملین ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان دنیا کے ان ملکوں میں شامل ہے جہاں مالیاتی رسائی کی سطح سب سے کم ہے، پاکستان میں 56 فیصد بالغ آبادی مالیاتی خدمات سے مکمل محروم ہے اور 32 فیصد کو غیر رسمی ذرائع تک رسائی حاصل ہے۔

انہوں نے پاکستان میں پائیدار اور غریب طبقے کی ترقی کو فروغ دینے کے لئے مائیکرو فنانس کی اہمیت پر زور دیا اور کہا کہ مائیکرو فنانس سیکٹر کو بیرونی ذرائع پر انحصار ختم کرنا چاہئے اور قرض گیروں، بچتیں کرنے والوں، پورٹ فولیو کوالٹی اور خود انحصاری کے اہداف مقرر کرکے اپنی کارکردگی بہتر بنانے پر توجہ مرکوز کرنی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ اس بات کو یقینی بنانے کے لئے کہ تمام مائیکرو فنانس بینک اور مائیکرو فنانس ادارے ذمہ داری کے ساتھ کام کر رہے ہیں، پیش رفت کی وسیع گنجائش موجود ہے۔ انہوں نے کہا کہ انڈسٹری کے لئے یہ بات بہت ضروری ہے کہ نئی راہیں تلاش کی جائیں، بڑھتے ہوئے برانچ لیس بینکنگ نیٹ ورکس کے ساتھ نئی پارٹنرشپس قائم کی جائیں اور بینکاری خدمات سے محروم طبقے کو مالیاتی خدمات تک رسائی فراہم کی جائے۔

{☆☆☆}